جناب محمد اسلم صاحب سومرہ

# قرآن کریم اور علم نباتات

قرآن کریم میں ارشاد ہے :-

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (یونس آیت ۱۰۱)

(کہہ) زمین و آسمان پر نظر ڈالو۔

لغت میں نظر کے معنی ہیں دیکھنا۔ غور کرنا۔ معائنہ کرنا۔ سوچنا۔ گویا اللہ جل شانہ نے ہمیں زمین اور آسمان کو دیکھنے اس پر غور کرنے اس کا معائنہ کرنے اور بنظر عمیق اس پہ سوچنے کا حکم دیا ہے۔

قرآن کریم میں ۷۵۶ آیات ایسی ملتی ہیں جن میں مناظر قدرت و قوانین فطرت پہ غور کرنے کی ہدایت کی گئی ہے علامہ ابن رشد، فخرالدین رازی بوعلی سینا اور فارابی نے بھی مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا۔ علامہ شعرانی اسلام کے طبعی پہلو کو سمجھتے تھے انہیں یقین تھا کہ اگر مسلمان مسلمان رہا تو علم شریعت کی طرح علم فطرت میں ایک نہ ایک دن کمال پیدا کرے گا اسی لئے تو انہوں نے فرمایا تھا۔

اِنَّ الاسلامَ فی اوّل امرہٖ کان شریعۃً ثُمَّ فی اٰخر الزمان یکون حقیقۃ

"اسلام آغاز میں محض شریعت تھا اور آخری زمانہ میں شریعت بن جائے گا"

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآنی آیات کا جن میں کائنات پر غور کرنے کا حکم صادر فرمایا گیا ہے عمل کرتے ہوئے قوانین فطرت جاننے کی کوشش کریں۔ یہ محض حقیر سی کوشش ہی ہوگی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

گو اوج پہ ہیں فکر و نظر، فہم و تخیل
انسان مگر واقف یزداں تو نہیں ہے

یوں تو کائنات کے مختلف مناظر میں عقل کو حیران کر دینے والی ان گنت نشانیاں موجود ہیں مگر ہم یہاں صرف نباتات کے بارے میں غور کریں گے۔

ارشاد ربانی ہے

ہم نے ہی زمین میں سب موزوں و سنجیدہ چیزیں اُگائیں (سورۃ حجر آیت ۱۹)

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

"اللہ وہ ہے جس نے آسمان سے بارش برسا کر مختلف قسم کے نباتات اُگائے۔ سبز رنگ کے پودے پیدا کر کے ان سے خوشے نکالے۔ اور کھجوروں کے ساتھ پھلوں کے گچھے لگائے جھکے ہوئے (جن تک تمہاری رسائی ہو سکتی ہے) اللہ نے مختلف اور مماثل قسم کے انگور، زیتون اور اناروں کی جنسیں پیدا کیں۔ پھلوں کے لگنے اور پکنے پر غور کر تحقیق ان نباتات میں اہلِ ایمان کے لئے معجزات و اسباق موجود ہیں" (سورہ انعام آیت ۱۱۰)

اس آیت میں بارش کے بعد نباتات کے اُگنے کا ذکر ہے۔ نباتات زمین میں اُگتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم زمین کے بارے میں کچھ جان لیں۔

**زمین** | زمین کی بالائی سطح پہاڑوں کی شکست و ریخت کے مسلسل عمل سے تیار ہوتی ہے اس شکست ریخت کے چار عوامل ہمیشہ مصروفِ کار رہتے ہیں۔ دریا، بارش، سورج اور پودے۔ پودوں کی جڑیں دیکھنے میں نرم ہیں لیکن سخت سے سخت چٹانوں کو چیر کر رکھ دیتی ہیں۔ اچھی زمین کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے چونا چکنی مٹی۔ کھاد اور ریت۔ یہ چار عناصر مل کر زمین کے لئے اکسیر کا کام دیتے ہیں۔ اگر زمین میں ان عناصر کی موجودگی نہ ہوتی تو زمین سخت اور بیکار ہوتی۔

ان بنیادی عناصر کے علاوہ سلفیورک ایسڈ۔ فاسفورک ایسڈ۔ نائٹرک ایسڈ اور پوٹاش کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ چیزیں عموماً پہاڑوں میں ملتی ہیں۔ ان کا انتظام بھی اللہ کے حیران کن نظام کے تحت یوں ہوتا ہے کہ پہاڑوں پر برف پڑنے کے بعد جب پگھلنے کا عمل ہوتا ہے یا بارش ہوتی ہے تو یہ پانی پہاڑوں کی دراڑوں اور شگافوں میں چلا جاتا ہے اور جب یہ پانی چشمہ کی صورت میں کہیں سے نکلتا ہے تو سلفیورک ایسڈ، فاسفورک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ اور پوٹاشس کا خزانہ اپنے ہمراہ لے آتا ہے۔ یہ چشمے دریا بنتے ہیں اور دریا نہروں میں تقسیم ہو کر ہمارے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے فضائی بلندیوں سے پانی اتارا۔ جو زمین کی درزوں میں داخل ہو کر پھر چشموں کی صورت میں باہر نکلا اور ان چشموں سے رنگ برنگ کھیتیاں نمودار ہوئیں" (سورہ زمر آیت ۲۱)

**نباتات کی خوراک** | جس طرح انسان کو زندہ رہنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہے بعینہٖ پودے بھی خوراک پر زندہ ہیں۔ پودوں کی غذا نائٹروجن۔ چونا۔ پوٹاشس اور ہائیڈروجن وغیرہ پر مشتمل ہے۔ یہ عناصر درختوں کے پتوں۔ گوبر ہڈیوں۔ خون اور انسانی و حیوانی بالوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ خزاں میں پت جھڑ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ پتے زمین کو قوت بخشتے ہیں۔ اور یہی کھاد پودوں کی غذا بنتی ہے۔ اس قدر وسیع زمین میں کھاد ڈالنا انسان کے بس کی بات نہ تھی کھاد کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ نے خزاں میں درختوں کے پتوں کو کھاد بنا کر ہر طرف بکھیر دیا۔ ۲۵ ہزار میل لمبی زمین کو سیراب کرنے کی مشکل سے انسان کو اس طرح نجات دی کہ سورج نے شعاعوں سے سمندر کے پانی کو حدت پہنچا کر بخاراتِ آبی میں تبدیل کر دیا۔ ہوا ان بخاراتِ آبی کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر چل دی۔ اور پھر ہر طرف چل

منتقل ہوگیا۔ اللہ کی رحمت دیکھئے کہ ہوائیں سمندر سے کروڑوں ٹن پانی اٹھا کر دور دراز کے علاقوں میں یوں برساتی ہیں کہ زمین مردہ میں جوش نمو انگڑائیاں لینے لگتا ہے ہر طرف لالہ زار کھل اٹھتے ہیں۔

وَاللّٰهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ (سورہ فاطر آیت ۹)

اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو سمندروں کی طرف بھیجتا ہے جہاں سے یہ آبی بخارات کو ہانک لاتی ہیں۔ اور اس طرح ہم مردہ بستیوں کو سیراب کیا کرتے ہیں۔

**اصلی کسان** | پودوں کی جڑوں میں خوردبینی حیوانات جن کو انگریزی میں بیکٹیریا کہا جاتا ہے، کی ایک دنیا آباد ہوتی ہے جن کا کیمیاوی عمل نباتات کی بقا کے لئے مسلسل جاری رہتا ہے۔ یہ حیوانات زمین میں موجود نائٹروجن کھا کر ایک رس سا خارج کرتے ہیں جس کا زیادہ تر حصہ نائٹروجن پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور یہی عنصر نباتات کی حیات کے لئے جزو اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر یہ خوردبینی حیوانات (بیکٹیریا) نہ ہوتے تو کوئی پودا نہ اگ سکتا۔

غور فرمائیے۔ اللہ نے ہماری تربیت کا کیا حیرت انگیز انتظام کر رکھا ہے۔ مگر یہ اشرف المخلوقات اپنی بقا کے لئے اس حقیر ترین مخلوق کا کس قدر محتاج ہے۔ اگر یہ بیکٹیریا نظر آتا تو یہ حشرات کا لقمہ بن کر ختم ہو جاتا۔ ان کا نظر نہ آنا اللہ کی دوسری رحمت ہے۔ اللہ جب چاہتا اس بیکٹیریا کے عمل کو روک دے تو یہ ہری لہلہاتی کھیتیاں اور سبز پوش زمین بنجر ہو کر رہ جائے۔ کہیں پر کسی درخت یا پودے کا نام و نشان تک باقی نہ رہے۔

" اے کھیتی باڑی کرنے والو! پس اس پر غور کرو جو تم بوتے ہو۔ اصلی کسان کون ہے؟ تم یا ہم؟ اگر ہم چاہیں تو بیکٹیریا کا عمل روک کر تمہاری لہلہاتی ہوئی کھیتیوں کو ریزہ ریزہ (برباد) کر کے تمہارے ہوش اڑا دیں۔

(سورہ واقعہ آیت ۶۳-۶۴-۶۵)

انسان جب اس عمل پر غور کرتا ہے تو حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے ایسے ہی کسی موقع پر جب مغربی مفکر ٹینیسن مرعوب ہوا تو چلا اٹھا۔

"WHAT A MARVELLOUS IMAGINATION GOD ALMIGHTY"

" رب ذوالجلال والاکرام کس قدر حیرت انگیز تخیل کا مالک ہے"

**نباتات کے نر و مادہ** | قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ (سورہ الذاریات آیت ۴۹)

اور ہر چیز سے ہم نے جوڑے پیدا کئے

پھول دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ نر و مادہ۔ جب تک مادہ نر سے حاملہ نہ ہو وہ بیج یا پھل کی صورت اختیار نہیں کر سکتی۔ [illegible] ایک غبار پر مشتمل ہوتا ہے جسے POLLON یا مادہ منویہ کہتے ہیں۔ مادہ حصہ پر باریک باریک تار

سے ہوتے ہیں۔ مادہ منویہ کا ذرہ ان تاروں پر گرنے سے مادہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ بعض پودوں کے ساتھ نر و مادہ پھول علیحدہ علیحدہ لیکن ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ نر کا رخ نیچے کو جھکا ہوا اور مادہ پھول کا رخ اوپر کی طرف ہوتا ہے تاکہ مادہ پھول غبار منویہ سے محروم نہ رہے۔ بعض پودے ایسے بھی ملتے ہیں جن کے نر و مادہ پھول علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ یہاں بھی رب ذوالجلال والاکرام کے حیرت انگیز تخیل نے مادہ پھولوں کے حاملہ ہونے کا کیا بہترین انتظام کیا ہے۔ ان پودوں کے ساتھ نہایت خوشنما رنگ اور خوشبودار پھول لگتے ہیں۔ تتلیاں، بھنورے اور شہد کی مکھیاں کھنچی چلی آتی ہیں۔ جب یہ نر پھول پر بیٹھتی ہیں تو غبار منویہ ان کے پروں پر ٹانگوں کے ساتھ چمٹ جاتا ہے اور پھر جب مادہ پھول پر بیٹھتی ہیں تو غبار کا کچھ حصہ وہیں رہ جاتا ہے۔ اس طرح یہ پھول حاملہ ہو جاتے ہیں۔ بعض درختوں پر پھول نہ تو خوشنما رنگ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوشبودار۔ اس لئے تتلیوں اور مکھیوں کو اپنی طرف نہیں کھینچ سکتے۔ یہاں ہوا سے کام لیا جاتا ہے۔ ہوا نر درخت کا غبار اڑا کر مادہ تک پہنچا دیتی ہے۔

**تنوع مزاج** جس طرح انسان کے مزاج میں تنوع پایا جاتا ہے۔ اسی طرح نباتات میں بھی تنوع موجود ہے بعض پودوں کے پتے یاسمین یا سانس کی حرارت سے سکڑ جاتے ہیں۔ بعض پودے حسین و نازک ہوتے ہیں اور بعض بھدے۔ بعض طویل قامت اور بعض بے ڈول ہوتے ہیں۔ بعض پودے ضدی ہوتے ہیں جتنا کاٹو اتنا پھیلتے ہیں۔

**اہمیت** نباتات نہ صرف ہمارے لئے مدار حیات ہیں بلکہ وہ ہماری معاشرت اور تمدن میں بھی دخیل ہیں اور بھیس بدل بدل کر ہمارے سامنے آموجود ہوتے ہیں۔ کبھی ڈبل روٹی اور چپاتی کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں اور کبھی زیبائش تن کے لئے لباس کی صورت میں خدمت بجا لاتے ہیں۔ کبھی میٹھی اشیاء کی صورت میں کام و دہن کی لذت کا سامان کرتے ہیں تو کبھی اخبار کی صورت میں سارے جہاں کی خبریں ہمارے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

ایک لاغر مریض ڈاکٹر کے پاس بغرض علاج جاتا ہے۔ معائنہ کے بعد ڈاکٹر مریض کو خبر سناتا ہے کہ جسم میں حیاتین (VITAMINS) کی قلت ہے۔ آج کے سائنسی دور میں وٹامن کے نام سے کون واقف نہیں۔ سائنس نے جہاں تسخیر کائنات میں اپنے کمال کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ حیات انسانی کے تحفظ کے لئے نوع و اقسام کی بیماریوں کی وجوہات اور ان کا مؤثر علاج بھی دریافت کرتا ہے۔ آج کا علم طب اس امر پر متفق ہے کہ اکثر و بیشتر بیماریاں غذا کی خرابی اور اس میں کسی مخصوص وٹامن کی کمی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ حیاتین کی بعض قسمیں نباتات سے حاصل ہوتی ہیں۔

**حیاتین کی تحقیق** ۱۴۹۷ء میں واسکوڈے گاما YASCODA GAMA کے بحری سفر کے دوران اس کے بہت سے جہاز ران سکروی کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ جب جہاز ران راس امید کا چکر لگا کر جزائر شرق الہند پہنچے تو کثیر تعداد مر چکی تھی۔ اس وقت باقی ماندہ جہاز رانوں کو جو بظاہر لاعلاج دکھائی دیتے تھے۔ ایک پودے کے کانٹے دار پتوں کا جوشاندہ پلایا گیا۔ اس علاج سے صحت مند ہو گئے یہ واقعہ ایک مؤرخ LIND نے لکھا ہے۔

حیاتین کی تخلیق | جو حیاتین عام۔ طور پہ ہری بھری گھاس۔ ترکاریوں ۔ گاجر۔ بند گوبھی ۔ ٹماٹر۔ گیہوں اور مکئی سے حاصل کیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

| حیاتین کا نام | ذریعہ حصول | حیاتین کی کمی سے امراض |
| --- | --- | --- |
| ا (A) | گاجر اور ہرے بھرے پودے | شبکوری |
| ی (E) | سبزیوں کے تیل اور غلے | کمزوری اور نامردی |
| ک (K) | سبزیاں | جریان خون |

"موجودہ صدی کے شروع میں ایک جرمن سائنسدان نے مصنوعی آٹا تیار کیا اور اس پر سفید چوہے پالنے کا تجربہ کرنے لگا جوں جوں وہ خوراک دیتا چوہے کمزور سے کمزور تر ہوتے جاتے۔ نصف کے قریب تو مر گئے اور بقیہ سکڑ کر آدھے رہ گئے سائنس دان نے اس خوراک میں گائے کا دودھ ملانا شروع کر دیا۔ چوہے تر و تازہ موٹے اور چاک و چوبند ہو گئے اس سے سائنسدان نے نتیجہ نکالا کہ قدرتی غذاؤں میں کوئی چیز ایسی ہے جو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے مگر بے پناہ طاقت کی حامل ہے۔"

آج وہ بے پناہ طاقت وٹامنز (حیاتین) کہلائی جس کے حصول کا بڑا ذریعہ نباتات ہیں عقلِ انسانی حیران ہے کہ نباتات اشرف المخلوقات کی کن کن اشکال میں خدمات انجام دے رہے ہیں یہ رب رحیم کا بہت بڑا کرم ہے جس نے ہمارے لئے اور حیوانات کے لئے یہ "متاع حیات" پیدا کی۔

"ذرا اپنی غذا پر تو غور کرو ہم نے پہلے بارش برسائی۔ پھر زمین کا پیٹ چیرا۔ اور اس سے غلے۔ انگور۔ ترکاری۔ زیتون۔ کھجوریں۔ گھنے باغات۔ پھل اور چارہ پیدا کیا اور یہ سب اشیاء تمہارے لئے اور تمہارے حیوانات کے لئے متاع حیات ہیں" (سورہ عبس ۲۴ تا ۳۲)

ترکیب نباتات | نباتات کی ترکیب خلیوں (CELLS) سے ہوتی ہے۔ ہر خلیے کا بیرونی خول آکسیجن۔ ہائیڈروجن اور کاربن سے مرکب ہوتا ہے۔ پودے کی جڑ کے سرے پر سخت خلیے کی ایک ٹوپی چڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور سخت سے سخت چٹانوں کو چیر کر نکل جاتی ہے۔ نباتات کو بھی اللہ تعالیٰ نے رنگت بخشی ہے۔ نباتات کا سبز رنگ آنکھوں کو تراوت بخشتا ہے کبھی آپ نے غور کیا کہ یہ رنگ کہاں سے مہیا کیا گیا ہے؟ کیا یہ بھی خوراک کی طرح سے پودے کو زمین سے مہیا کیا گیا ہے؟ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ یہ رنگ ایک مادہ جسے کلوروفل (CHLOROPHYLL) کہتے ہیں، سے حاصل کیا گیا ہے۔ یہ مادہ سورج کی روشنی سے تیار ہوتا ہے اسی کی بدولت پودوں کو سبز رنگت ملتی ہے اور یہی مادہ فضا سے کاربن لے کر اسے شکر و نشاستہ میں تبدیل کر دیتا ہے۔

حفاظت نباتات | نباتات کی بقا کے لئے رب کریم نے ان کو حفاظتی نظام بھی عطا فرمایا ہے۔

۱- بچھو بوٹی کے چھونے سے بدن میں سوزش ہو جاتی ہے۔

۲- آسٹریلیا کے ایک پودے (LAPORTICA MOROIDER) سے اگر قوی الجثہ جانور بھی چھو جائے تو فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔

۳- ایک بیل (POISON IVY) کے چھو جانے سے ہاتھ پاؤں اور منہ سوج جاتا ہے۔

۴- ایک پودے "شیطان کا پتا" (EVIL'S LEAF) کا کانٹا چبھنے سے ایک سال تک تکلیف دیتا رہتا ہے۔

۵- بعض پودے ایسے بدبودار رس خارج کرتے ہیں کہ جانور پاس تک نہیں پھٹکتے۔

۶- چھوئی موئی تنفس کی گرمی سے سمٹ جاتی ہے جس سے جانور بدک جاتے ہیں۔

۷- بادام اور اخروٹ پر قدرت نے سخت غلاف چڑھا دیئے۔

۸- انار کا چھلکا اس قدر کڑوا ہوتا ہے کہ کسی مریض جانور کو منہ ڈالنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

**کمال تخلیق** قدرت کا کمال دیکھئے کہ زمین وہی ہے۔ زمین میں موجود چکنی مٹی، ریت، چونا اور قدرتی کھاد کے علاوہ سلفیورک ایسڈ، فاسفورک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ اور پوٹاش بھی وہی ہے۔ لیکن اسی زمین میں اگنے والے ہر درخت پر پھل شکل و شباہت کے علاوہ ذائقہ میں ایک دوسرے سے مطلقاً مختلف۔ کسی پھل میں مٹھاس ہے تو کوئی کڑوا۔ کوئی ذائقہ میں ترشی رکھتا ہے تو کوئی پھیکا ہے۔ کسی پھول کو سونگھنے سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ اور کسی پھول کی رنگینیوں میں انسان کھو جاتا ہے۔ پھولوں کے انواع و اقسام کے رنگ دیکھ کر انسان حیرت سے زمین کی رنگت دیکھنے لگ جاتا ہے۔ اور سوچتا ہے کہ ان پھولوں کو یہ رنگت اسی بے رنگ زمین نے دی ہے؟ حقیقت میں یہ قدرت کی تخلیق کا کمال ہے جس نے اس دنیا کو نگارستان بنا دیا ہے۔ جس میں نظر فریب نقوش و تصاویر جنت نگاہ بنی ہوئی ہیں۔ یہ دنیا قدرت کا البم ہے جس کا ہر شاہکار لاجواب ہے۔ یہ ایک دیوان ہے جس کا ہر شعر کیف انگیز و وجد آور ہے۔

"ہر چیز کے خزانے میرے پاس ہیں اور ہم معین مقدار میں ہر چیز کو نازل فرماتے ہیں۔" (سورہ حجر آیت ۲۱)

وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝ (سورہ مومنون آیت ۱۷)

اور ہم اشیاء کی تخلیق (و ترکیب) سے غافل نہیں ہیں

اللہ مقادیر کا بہت بڑا عالم ہے۔ اس کائنات کی ہر چیز عناصر کی دقیق و انسب آمیزش سے تیار ہوئی ہے۔ نباتات کی ترکیب آکسیجن، ہائیڈروجن کاربن۔ نائٹروجن اور چند دیگر نمکوں سے ہوئی۔ انہی عناصر سے پتے، پھول، خوشے، رس اور پھل بنے۔ کڑواہٹ، ترشی اور مٹھاس انہی عناصر کے گھٹنے بڑھنے کا کرشمہ ہے۔ اور رنگ و وضع کی یہ نیرنگیاں انہی کی بدولت ہیں۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ (سورہ قمر آیت ۴۹)

تحقیق ہم نے ہر چیز کو معین مقدار سے پیدا کیا۔

"لیموں اور کالی مرچ ہر دو ہائیڈروجن دس حصے اور کاربن بیس حصے سے تیار ہوئے ہیں۔ لیکن سالمات کے تفاوت سے ہر دو کی شکل رنگ ذائقہ اور تاثیر بدل گئی۔ اسی طرح کوئلہ اور ہیرا کاربن سے بنے ہیں۔ لیکن سالمات کے اختلاف سے ایک کا رنگ کالا اور دوسرا سفید، ایک قابل شکست اور دوسرا ٹھوس۔ غور فرمایئے اللہ کا علم عناصر و مقادیر کس قدر حیرت انگیز ہے؟ اسی طرح تمام نباتات کے عناصر ترکیبی ایک ہیں لیکن اختلاف مقادیر کی وجہ سے ع

"ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است"

انسان کو جب ان عناصر ترکیبی کے بارے میں علم ہوتا ہے تو وہ حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ علامہ اقبالؒ سے کسی نے پوچھا

"علم کی انتہا کیا ہے؟"

فرمایا "حیرت"۔ کولریج (ایک مغربی مفکر) نے بھی اپنے الفاظ میں یہی کچھ کہا ہے۔

"KNOWLEDGE ENDS WITH WONDER"

علم کی انتہا حیرت ہے۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ط　　(لقمان آیت ۱۱)

یہ ہے اللہ کا کمال تخلیق۔ اللہ کے بغیر کسی اور نے کچھ پیدا کیا ہو تو ذرا سامنے لاؤ

**عجیب و غریب نباتات** | ۱۔ سنکونا، جنوبی امریکہ میں پایا جاتا ہے اس کے چھلکے سے کونین تیار ہوتی ہے اس درخت کو یورپ میں متعارف کرانے کا سہرا پیرو (PERO) کے وائسرائے کی بیوی کونٹس آف جنچن کے سر ہے۔

۲۔ ربڑ۔ ربڑ کی اہمیت سے کون آگاہ نہیں۔ آج ربڑ کی صنعت سے معاشی انقلاب آیا ہوا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ ربڑ کے درخت ملائشیا میں پائے جاتے ہیں۔

۳۔ امریکہ میں ایک ایسا پودا ملتا ہے جس کی شاخیں جال کی طرح زمین پر بچھی ہوتی ہیں اور جانور اس کی غذا بن جاتی ہے۔

۴۔ ایک پودا جس کو سنڈیو (SUNDEW) کہتے ہیں۔ کے پھول پر ایک لیسدار رس پیدا ہوتا ہے جیسے ہی کوئی مکھی اس پر بیٹھتی ہے تو چپٹ جاتی ہے۔ پھول کی پتیاں مکھی کو کھا جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمین میں نائٹروجن نہیں ہوتی۔ اس کمی کو یہ پودے مکھیوں سے پورا کرتے ہیں۔

۵۔ بٹروارٹس بھی اسی نوع کا ایک پودا ہے لیکن ذہانت میں سنڈیو سے بڑھا ہوا ہے۔ اس کے پتے پر لیس دار مادہ مکھی کو پھنسانے کے لئے پیدا ہوتا ہے اگر ان پتوں پر مٹی یا کنکر رکھ دیں تو یہ متاثر نہیں ہوتا لیکن جیسے ہی شکار آ بیٹھے تو پایک دستی سے آپس میں مل جاتے ہیں۔

۶۔ پیچر پلانٹ کے پھول صراحیوں کی طرح شاخوں کے ساتھ لٹکتے رہتے ہیں۔ اندر میٹھا رس ہوتا ہے جیسے ہی کوئی مکوڑا اندر داخل ہوتا ہے۔ تو واپسی پر پھول کی اندرونی دیوار پر لگے ہوئے ٹیڑھے کانٹے مزاحمت ہوتے ہیں۔ باوجود کوشش کے مکوڑا باہر نہیں نکل سکتا اور پھول کی غذا بن جاتا ہے +